صوت الايمان

رقم ٤٩

فہرست

الرقم	کلام	صفحة
١	آؤ اصغر پیارے جھولو	٣
٢	بولی زینب سلام لو بھائی	٦
٣	کربلاء آکے بولی یہ زینب	٨
٤	بیماری میں آسما سے یہ فرمایا کہ آؤ	١٠
٥	رو کے زینب نے کہا	١٦
٦	سبط سرکار دو عالم کا کٹا سر رن میں	١٧
٧	مشکو علم اداس ہیں دریا اداس ہیں	١٩
٨	کب شہ کو راستے میں	٢١

آؤ اصغر پیارے جھولو

آؤ اصغر پیارے جھولو میری آنکھوں کے تارے جھولو
آسماں کے ستارے جھولو میرے راج دلارے جھولو

سو کر جھولے میں بیٹا جھولو
تجھ پہ قربان بیٹا جھولو

اُٹھو اصغر میں تمکو جھلاؤں اُٹھو جھولوں میں تمکو سلاؤں
اُٹھو اصغر میں تمکو مناؤں اُٹھو سینے سے تمکو لگاؤں

نیند یہ کیسی آئی ہے اصغر
یا قضا تجھکو آئی ہے اصغر

تجھکو لیکر مدینہ وطن سے کربلا آئی کیسے شگن سے
جا بسا تو عدن میں یہ رن سے بھر گیا میرا گھر سب محن سے

اصغر کہہ کر کس کو بلاؤں
شیر اب میں کس کو پلاؤں

ہاتھ میں تجھکو بابا نے لیکر شمس پہ مشتری سا منور
چلے رن میں وہ سبط پیمبر مانگا پانی ہو ہو کے مضطر

کافر نے مارا تیر سے تجھکو
رکھا پیاسا نیر سے تجھکو

تیرا قتل ہے بھاری شہا پہ تیرے خوں کو پھینکا سماء پہ
ایک قطرہ گرا نہ دنا پہ ہے دلالت یہ تیری علا پہ

اصغر تو تھا عرش کا تارا
رب نے تجھکو یہاں تھا اتارا

تیغ بابا نے لی درمیاں سے چھوٹی قبر کو کھودی میاں سے
کیا پوشیدہ تجھکو جہاں سے کیا غائب دنا کے مکاں سے

اصغر پیارے گھر ہوا خالی
ہوئی پنہاں صورت روپالی

اب جھلائینگے تجھکو پیمبر اور فاطمہ لوریا دیکر
اور خلد کی حوریں آکر سب جھلائیگی تجھکو مقرر

کوثر کا آب پلائینگے نانا
اور گلے سے لگائینگے نانا

پڑھکے جھولے کا مرثیہ ہردم کر رواں غم کے آنکھوں سے دم
تا کہ ہو جائے اس غم میں بے دم لے ثواب کی جاگیر ایکدم

پہ غم اصغر کی ذکر یمانیؔ
رو کے ہر آں بیاں کر یمانی

* * * *

بولی زینب سلام لو بھائی

بولی زینب سلام لو بھائی
جار ہی ہوں وطن اُٹھو بھائی

پھر کہاں آپ پھر کہاں زینب
مجھ کو اُٹھ کر گلے ملو بھائی

غمزدہ ہوں میں دل بھر آیا ہے
کچھ تو آخر جواب دو بھائی

کوئی تو ہو مجاوری کے لئیے
پاس اپنے مجھے رکھو بھائی

واسطہ ہے تمہیں سکینہ کا
اب نہ مجھکو جدا کرو بھائی

چھوڑ کے کربلا میں تم سبکو
کیا وطن جاؤں میں کہو بھائی

سوگوار اب وطن کو جاتے ہیں
سب کو رخصت کرو اُٹھو بھائی

نہیں عباس و قاسم و اکبر
کیسے زینب سوار ہو بھائی

عابدیںؑ بے قرار ہے زینب
چین کیا آئے جب نہ ہو بھائی

****

کربلا آکے بولی یہ زینب

کربلا آکے بولی یہ زینب
میرے ماں جائے میں تم پہ واری
قیدخانے سے چھٹ کر میں آئی
خاک اُڑاتی ہوئی غم کی ماری

بےکسوں کے لیئے آسرا تھے
سارے عالم کے مشکل کشا تھے
تم تو فرزند مشکل کشا تھے
تھی مصیبت میں خواہر تمہاری

جل گئے اب تو خیمے ہمارے
اب کہاں جائیں سب غم کے مارے
دیکھو روتے ہیں بچے تمہارے
بے کسوں کی سنو آہ و زاری

سر کھلے سب اسیر ستم تھے
بالوں سے منہ چھپائے حرم تھے
ایک چادر کے محتاج ہم تھے
ہو گئی زندگی ہم پہ بھاری

راہ میں بھیا کانٹیں بچھائے
اُس پہ زین العبا کو چلائے
رک گئے جب تو درے لگائے
اِس سبب سے ہوئے زخم کاری

****

بیماری میں اسما سے یہ فرمایا کہ اٗؤ

بیماری میں اسما سے یہ فرمایا کہ اٗؤ
نزدیک قضا ہے میری مت دیر لگاؤ
تم چھتری جنازے کہ لیئے میری بناؤ
تیار کرو اگے میرے مجھکو دکھاؤ

کی عرض یہ اسما نے کیا کھتی ہو بی بی
کیوں داغ ہمیں مرنے کا تم دیتی ہو بی بی

الله رکھے اپ کو دنیا میں سلامت
احمد کی نشانی ہو علی کی ہو امانت
کیونکر ہو گوارا ابھی فرزندو کی فرقت
باندی سے نہیں ہو سکی کچھ اٗخری خدمت

باقی رہے خوشبو ابھی احمد کے چمن کی
شادی تمہیں دکھلائے حسین اور حسن کی

دروازہ لعیں نے میرے پہلو میں گرایا
محسن کا حمل مجھسے لعینوں نے گرایا
قنفذ نے میری پیٹھ پہ درّے کو لگایا
دنیا میں کبھی فاطمہ نے چین نہ پایا

فاقے بھی میرے گھر میں گزرتے ہوے دیکھے
ماں باپ کو آگے میرے مرتے ہوے دیکھے

امت نے نکالا ہے عجب خوب قرینہ
بابا کا میرے دشمنوں کے دل میں تھا کینہ
جو مجھکو دیا باغِ فدک اس کو بھی چھینا
اس زخم سے پھٹ جاتا ہے اسما میرا سینہ

پہچانی نہ کچھ قدر زمانے نے علی کی
بیٹی نہ مجھے سمجھی رسولِ عربی کی

حیدر سے کہا فاطمہ نے یوں دمِ رحلت
میں تمسے سنو اخری کرتی ہوں وصیت
خالق کا ہوا حکم چلی جانبِ جنت
بچوں پہ ہے رکھنا میرے ہر وقت شفقت

بیماری کے اندر مجھے اندیشہ بڑا ہے
دروازہ پہ اکر ملک الموت کھڑا ہے

پہلی یہ وصیت ہے میری عاشقِ باری
جس دم سے میں ائی ہوں یہ خدمت میں تمہاری
میں جھوٹ نہیں بولی کبھی اپ پہ واری
گر کوئی خطا ہو تو کرو معاف ہماری

ہے وقت قریب جان نکل جائیگی مولی
جو بات ہے کہنے کی وہ رہ جائیگی مولی

ہے دوسری میری یہ وصیت میرے سرور
میں سونپتی ہوں تمکو یہ دونوں میرے دلبر
سایہ میں رہے اپ کے اے حیدرِ صفدر
بے چین کبھی ہووے نہ یہ دونوں برادر

مادر کی طرح پیار انہیں کیجیو مولی
مانگے جو کوئی چیز منگا دیجیو مولی

ہے تیسری میری یہ وصیت نہ بھلانا
کافور کفن کے لیئے تم اکے لگانا
اور رات میں تم میرے جنازے کو اٹھانا
لیجا کہ میری قبر بقیع میں ہی بنانا

دیکھے نہ کوئی لاش میری آکے کفن میں
اور غیر نہ شامل ہو کوئی میرے دفن میں

کرتی ہوں میں دست بستہ وصیت میرے آقا
صندوق میں شیشہ ہے قبر میں میری رکھنا
فرمایا علی نے ہے یہ زمزم کا اب کیا
کی عرض ہوں بتول ، ہیں انسو میرے مولی

مؤمن مبادا اگ میں ہوگا بقیامت
چھڑکونگی اس پہ انسو کرونگی میں شفاعت

فرمائی یہ پھر زینبِ نا شاد سے گفتار
زینب میرے فرزندو سے رہنا تو خبردار
تم ساتھ بھائی کا نہ کبھی چھوڑیو زنہار
آئے جو بَلا سر پے اٹھا لیجیو ہر بار

ہرگز نہ کبھی ماں کا چلن بھولیو زینب
پہنچے جو مصیبت تو صبر کیجیو زینب

بیٹی اسے میں نے ہے بڑے ناز سے پالا
ہے روح میرے جسم میں وہ گیسوؤں والا
سمجھی اسے آنکھوں کی ضیا گھر کا اجالا
حُجرے سے کبھی گرم ہوا میں نہ نکالا

سوئی ہوں تو پہلے اُسے چھاتی سے لگا کر
چلی بھی جو پیتی ہے تو گودی میں لِٹا کر

بیٹی میری! اِس لال کا دشمن ہے زمانہ
شبیر کو میرے، نظرِ بد سے بچانا
تکلیف بھی سہ لیجیو محنت بھی اٹھانا
صدقے گئی! مادر کی وصیت نہ بھلانا

ہر رنج میں اِس بھائی کے کام آئیو زینب
جائے یہ جدھر ساتھ چلی جائیو زینب

روکے زینب نے کہا رہ گئے سرور تنہا

روکے زینب نے کہا رہ گئے سرور تنہا
لاکھ ہیں دشمن دیں اور ہے اک سر تنہا

نہ تو مقنع ہے نہ چادر نہ عماری بھیا
سر کھلے بلوے میں آئی تیری خواہر تنہا

آؤ عباس بٹھا دو مجھے تم ناقے پہ
سر بازار کھڑی ہے تیری خواہر تنہا

تم تو عباس ترائی میں پڑے سوتے ہو
ظلم کے بیچ میں ہیں آل پیمبر تنہا

آؤ سینے میں چھپالوں مجھے ڈر لگتا ہے
کیسے رہ پاؤگے تم دشت میں اصغر تنہا

****

سبطِ سرکارِ دو عالم کا کٹا سر رن میں

سبطِ سرکارِ دو عالم کا کٹا سر رن میں
خنجرِ کند چلا خشک گلے پر رن میں

پیٹتی خیمے سے سر کو نکل آئی زینب
حلق تھا شاہ کا جس دم تہِ خنجر رن میں

فاطمہ نے جسے پالا تھا بڑے نازوں سے
اُس کا چھلنی ہے ہوا جسمِ مطہر رن میں

قتل قاسم ہوئے اور زینبِ بے کس کے پسر
اور مارے گئے عباس دلاور رن میں

شاہ کہتے تھے کہ اب زیست عبث ہے میری
ہائے مارے گئے جب اکبر و اصغر رن میں

سینہ زن سارے نبی سارے ولی تھے گریاں
تھا بپا عصر کو عاشور کہ محشر رن میں

ایک طرف روح نبی ایک طرف روح علی
ایک طرف رو رہی تھی زینب مضطر رن میں

****

مشک و علم اُداس ہے دریا اُداس ہے

مشک و علم اُداس ہے دریا اُداس ہے
عباس تیرے غم میں زمانہ اُداس ہے

اک بیکسی سی گھر میں برستی ہے رات دن
بن اہل بیت سارا مدینہ اُداس ہے

یہ انتہائے صبر و تحمل کا ہے اثر
اب تک غم حسین میں دنیا اُداس ہے

افسوس فاطمہ کا یوں گلشن اُجڑ گیا
اب تک اُسی کی یاد میں صحرا اُداس ہے

اب تک چچا نہ آئے کیوں دریا سے لوٹ کر
خیمے کے در پہ پیاسی سکینہ اُداس ہے

آواز یا حسین کی آتی ہے آج تک
شاید کے خلد میں کوئی دُکھیا اُداس ہے

رو رو کے ماں یہ کہتی تھی اصغر کی قبر پہ
تیرے بغیر ننھا سا جھولا اُداس ہے

بے جرم میرے لال کو پیاسا کیا شہید
جنت میں روح فاطمہ زہرا اُداس ہے

سایا نہ دے سکا شہ بے کس کی لاش پہ
عباس کے علم کا پھریرا اُداس ہے

کربل مجھے بلائینگے عباسِ نامدار
مدت سے میرے دل کی تمنا اُداس ہے

****

کب شہ کو راستے میں خیال قضا نہ تھا

کب شہ کو راستے میں خیال قضا نہ تھا
جنت کی راہ تھی سفر کربلا نہ تھا

اے شمر تو نے ذبح میں پھیری چھری کہاں
احمد کی بوسہ گاہ تھی شہ کا گلا نہ تھا

راتوں کو آتی قید میں کیونکر بہن کو نیند
لاشہ کسی شہید کا رن سے اُٹھا نہ تھا

زنجیر تھی بخار تھا بیڑی تھی طوق تھا
بیمار کربلا کے لیئے رن میں کیا نہ تھا

ہوتے ہی ظہر ٹوٹ گئی بھائی کی کمر
ہنگام صبح بھائی سے بھائی جدا نہ تھا

اصغر کے ساتھ تیر سے زخمی ہوئے حسین
ننھے گلے سے شہ کا جو بازو جدا نہ تھا

دسویں کو آفتاب پہ آتا نہ کیوں گہن
پھر کیا تھا بعد شاہ جو قہرِ خدا نہ تھا

****